بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم منگل
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۹/۲۴ | ۱۸ ذوالقعدہ ۱۳۸۹ھ - ۲۷ صلح ۱۳۴۹ ہش - ۲۷ جنوری ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمدللہ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت معمولاً ویسی ہی چل رہی ہے۔ کبھی کبھی ضعفِ قلب کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے اندازہ برکت ڈالے۔ آمین۔

خاکسار کے نانا جان مکرم منشی عبدالغنی صاحب دھرم کوٹی دارالرحمت غربی ربوہ گزشتہ سال سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب پہلے کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی آرام ہے تاہم ابھی جماعت کے بزرگوں اور دوستوں کی دعاؤں کے محتاج ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ عبدالمومن۔ ربوہ)

انصار اللہ بجٹ بھجوائیں

مجلس انصار اللہ کا مالی سال یکم صلح سے شروع ہو چکا ہے بہت کم مجالس نے ابھی تک اپنے بجٹ بھجوائے ہیں اس لئے اُن جملہ مجالس کے زعماء صاحبان سے درخواست ہے جنہوں نے ابھی تک اپنے بجٹ نہ بھجوائے ہوں کہ وہ پہلی فرصت میں اپنے اپنے حلقہ کے سب انصار کا باشرح بجٹ تیار کر کے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ بنیادی کام ہے اور اس کے مکمل ہو جانے کے بعد ہی وصولی کا کام صحیح رنگ میں شروع ہو سکتا ہے۔

(قائد مالی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۷/۱ بروز منگل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا اجتماعی تربیتی جلسہ منعقد ہو گا جس میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل خدام سے خطاب فرمائیں گے۔

تمام خدام مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کریں۔ ہر خادم کی حاضری لازمی ہے خدام کو مقررہ ترتیب کے مطابق اپنی مجلس میں بیٹھنا ہو گا۔

(مہتمم مقامی۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یوں دُعا قبول نہیں ہوتی جو نری دُنیا ہی کے واسطے ہو

پہلے خدا کو راضی کرنے کے واسطے دعائیں کرنی چاہئیں باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی

"ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں۔ اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی۔ کیونکہ گناہ کے دُور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی جو نری دُنیا ہی کے واسطے ہو۔ اس لئے پہلے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے دعائیں کرے۔ اور وہ سب سے بڑھ کر دعا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ہے۔ جب یہ دعا کرتا رہے گا تو وہ مُنعم علیہم کی جماعت میں داخل ہو گا جنہوں نے اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کی محبت کے دریا میں غرق کر دیا ہے۔ ان لوگوں کے زمرہ میں جو منقطعین ہیں داخل ہو کر یہ وہ انعاماتِ الٰہی حاصل کرے گا جیسی عادت اللہ ان سے جاری ہے۔ یہ کبھی کسی نے نہیں سُنا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک راستباز متقی کو رزق کی مار دے بلکہ وہ تو سات پشت تک بھی رحم کرتا ہے۔ قرآنِ شریف میں خضر اور موسیٰ کا واقعہ درج ہے کہ انہوں نے ایک خزانہ نکالا اس کی بابت کہا گیا کہ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ اِس آیت میں ان کے والدین کا ذکر تو ہے لیکن یہ ذکر نہیں کہ وہ لڑکے خود کیسے تھے۔ باپ کے طفیل سے اس خزانہ کو محفوظ رکھا تھا اور اس لئے ان پر رحم کیا گیا۔ لڑکوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ ستاری سے کام لیا۔

توریت اور ساری آسمانی کتابوں سے پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ متقی کو ضائع نہیں کرتا اس لئے پہلے ایسی دعائیں کرنی چاہئیں جن سے نفسِ امّارہ نفسِ مطمئنّہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ راضی ہو جاوے۔ پس اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعائیں مانگو کیونکہ اس کے قبول ہونے پر جو یہ خود مانگتا ہے خدا تعالیٰ خود دے دیتا ہے۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء صے)

"اگر اسی قدر مقصود ہوتا جو بعض لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرنا ہی کمال ہے تو اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی دعا تعلیم نہ ہوتی جس کا انتہائی اور آخری مرتبہ اور مقام خدا تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا اتنا ہی تو کمال نہ تھا کہ وہ چوری چکاری نہ کیا کرتے تھے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت، صدق، وفا میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ پس اس دعا کی تعلیم سے یہ سکھایا کہ نیکی اور انعام ایک الگ شئے ہے جب تک انسان اسے حاصل نہیں کرتا اس وقت تک وہ نیک اور صالح نہیں کہلا سکتا اور مُنعم علیہ کے زمرہ میں نہیں آتا۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء صے ۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ صلح ۱۳۴۹ ہش

[redacted]

الہام سے باری تعالیٰ کے وجود کا ثبوت

آج اگرچہ تمام دنیا الا ماشاء اللہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے انکار پر جمع ہو رہی ہے اور انسان نے اپنی عقل اور تدبیر ہی کو زندگی کی رہنمائی کے لئے کافی تصور کرنے کی خو ڈال لی ہے لیکن اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کاروبارِ زندگی میں تن تنہا کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا اور دوسروں کی مدد کو حاصل کرنے کا اپنے تئیں محتاج پاتا ہے۔ یہ دوسروں کی استمداد کی حقیقت اس بات کو واضح کرتی ہے کہ انسان اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے اپنے سے الگ بلکہ اپنے سے بہتر ہستی کی تلاش کو ضروری سمجھتا ہے۔

جو لوگ اپنے آپ کو بظاہر دہریہ بیان کرتے ہیں اور بڑی شدّ و مدّ سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتے ہیں خود ان کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنی تعلیم و تربیت اور کوئی پیشہ سیکھنے کے لئے دوسروں کے سامنے زانوئے شاگردی جھکاتے ہیں۔ یہ مدرسے اور ٹیکنیکل کام کے سکول اور اسی قسم کی دوسری علم سکھانے والی جگہیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ انسان جو اپنی عقل اور تدبیر پر ہی نازاں ہوتا ہے دراصل ایک بہت بڑے مغالطہ میں مبتلا ہوتا ہے اس کی زندگی کا اکثر کام دوسروں سے مدد لینے میں صرف ہوتا ہے اور وہ بغیر دوسروں کے سہارے ایک قدم بھی زندگی کی راہ میں نہیں چل سکتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تعلق میں نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ انسان اپنی پیدائش سے ہی دوسروں کا سہارا لیتا ہے اور اس طرح ثابت کرتا ہے کہ اس کی صرف اپنی ذات اس کی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کو لازم پڑی ہوئی ہیں ایک برتر ہستی کی تلاش ہے جس کے لئے اندر ہی اندر انسان کے دل میں ایک کشش موجود ہے اور اس تلاش کا اثر اسی وقت سے محسوس ہونے لگتا ہے جبکہ بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے۔ کیونکہ بچہ پیدا ہوتے ہی پہلے روحانی خاصیت اپنی جو دکھاتا ہے وہ یہی ہے کہ ماں کی طرف جھکا جاتا ہے اور طبعاً ماں کی محبت رکھتا ہے۔ اور پھر جیسے جیسے حواس اس کے کھلتے جاتے ہیں اور شگوفۂ فطرت اس کا کھلتا جاتا ہے یہ کشش محبت جو اس کے اندر چھپی ہوئی تھی اپنا رنگ و روپ نمایاں طور پر دکھاتی چلی جاتی ہے۔ پھر تو یہ ہوتا ہے کہ بجز اپنی ماں کی گود کے کسی جگہ آرام نہیں پاتا۔ اور پورا آرام اس کا اسی کے کنارِ عاطفت میں ہوتا ہے۔ اور اگر ماں سے علیحدہ کر دیا جائے اور دور ڈال دیا جائے تو تمام عیش اس کا تلخ ہو جاتا ہے۔ اور اگرچہ اس کے آگے نعمتوں کا ایک ڈھیر ڈال دیا جاوے تب بھی وہ اپنی سچی خوشحالی ماں کی گود میں ہی دیکھتا ہے اور اس کے بغیر کسی طرح آرام نہیں پاتا۔ سو وہ کشش محبت جو اس کو اپنی ماں کی طرف پیدا ہوتی ہے وہ کیا چیز ہے؟"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۶، ۸۷)

اس دلیل سے آپ نے اللہ تعالیٰ کے وجود کا ثبوت پیش کیا ہے۔ چنانچہ اس سے آگے آپ فرماتے ہیں:-

"درحقیقت یہ وہی کشش ہے جو معبودِ حقیقی کے لئے بچہ کی فطرت میں رکھی گئی ہے بلکہ ہر ایک جگہ جو انسان تعلق محبت پیدا کرتا ہے درحقیقت وہی کشش کام کر رہی ہے۔ اور ہر ایک جگہ جو یہ عاشقانہ جوش دکھلاتا ہے درحقیقت اسی محبت کا وہ ایک عکس ہے۔ گویا دوسری چیزوں کو اٹھا اٹھا کر ایک گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا ہے جس کا اب نام بھول گیا ہے۔ سو انسان کا مال یا اولاد یا بیوی سے محبت کرنا یا کسی خوش آواز کے گیت کی طرف اس کی روح کا کھینچے جانا درحقیقت اسی گمشدہ محبوب کی تلاش ہے۔" (ایضاً صفحہ ۸۷)

اس سے آپ یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ انسان میں جو اپنے سے برتر ہستی کی تلاش کا رجحان موجود ہے وہی رجحان اس کو دوسروں کے ساتھ محبت کے جذبات کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس کو حواسِ خمسہ سے محسوس نہیں ہو سکتی اس لئے وہ اس رجحان کو بسا اوقات غلط استعمال کرتا ہے اور دوسری اشیاء کو پوجنے میں ان جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ (باقی)

قطعات

خدایا میری خاکِ خام لے لے
پئے پیمانہ، بہرِ جام لے لے
مری ہستی غبارِ رائیگاں ہے
مری ہستی سے کوئی کام لے لے

✽

کوئی کہہ دے یہ مشتاقِ نظر سے
نہ ہو مایوس حُسنِ خود نگر سے
تُو اپنے دل کا دروازہ کھُلا رکھ
وہ گزرے گا کبھی اِس رہگزر سے

(سعید احمد اعجاز)

خلافت ثالثہ کی تحریکات ـــــــ اور ہماری ذمہ داریاں

تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۴)

اتحاد بین المسلمین کی تحریک

اگست ۱۹۶۷ء میں سفر یورپ سے واپسی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تمام پاکستانی مسلمانوں کو ایک نہایت اہم اور اشد ضروری تحریک فرمائی۔ روزنامہ جنگ کراچی لکھتا ہے :۔

"احمدیہ فرقہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے تجویز پیش کی ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو سات سال کی مدت کیلئے یہ طے کر لینا چاہیئے کہ وہ آپس کے اختلافات بھلا کر دنیا میں اسلام کی تبلیغ کے لئے سر توڑ کوشش کریں گے اور اس عبوری دَور میں ایک دوسرے پر کسی قسم کی نکتہ چینی نہیں کریں گے"۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۳ اگست ۶۷ء)

حضور کی اسی پریس کانفرنس کی رپورٹ روزنامہ تعمیر راولپنڈی کے نمائندہ کراچی نے بایں الفاظ شائع کرائی :۔

"احمدیہ فرقہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے دنیا کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے متحد ہو کر کام کریں۔ آپ یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلمان ایک انتہائی نازک دَور سے گزر رہے ہیں۔ اب وقت ہے کہ متحد ہو کر اس چیلنج کا مقابلہ کیا جائے۔ احمدیہ فرقہ کے سربراہ نے تجویز کی۔ کہ پاکستان کے مختلف فرقوں کا ایک مشترکہ اجلاس بلایا جانا چاہیئے۔ تاکہ مسلمانوں کی ترقی کے لئے کوئی مشترکہ پروگرام تیار کیا جا سکے۔ اپنے دَورے کے متعلق انہوں نے کہا کہ دنیا میں مسلمانوں کے خلاف ایک مہم شروع ہو چکی ہے۔ اور اس کا مقابلہ زیادہ سے زیادہ مشن غیر ممالک کو بھیج کر کیا جا سکتا ہے"

(تعمیر ۲۳ اگست ۱۹۶۷ء)

یہ ایک زریں تجویز اور مسلمانوں کی بہتری کے لئے سنہری تحریک تھی مگر اس کا عملی تعلق دوسرے لوگوں سے تھا۔ مقام افسوس ہے کہ دوسرے فرقوں کے لیڈروں نے اس تحریک کے دوررس اور بابرکت نتائج پر دھیان نہیں دیا بلکہ بعض نے تو بلاوجہ مخالفت پر کمر باندھ لی۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے ٹھیک فرمایا تھا ؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کنند وقت خوشترم

تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء

تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نہایت بابرکت تحریک ہے جس سے اکناف عالم میں اسلام اور احمدیت کا پیغام باسلوب احسن پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کے چندہ دہندوں کے دفتر اوّل و دوم تو حضرت مصلح موعودؓ نے جاری فرما دیئے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء فرمایا حضور نے فرمایا کہ

"تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے"۔

(الفضل ۲۷ اپریل ۱۹۶۶ء)

دوسرے موقعہ پر حضور نے ارشاد فرمایا :۔

"دفتر سوم کی طرف بھی ابھی جماعت نے پوری توجہ نہیں دی۔ ہزاروں احمدی ایسے ہیں جو تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہے۔ اور ان میں سے بڑی بھاری اکثریت ہماری احمدی مستورات کی ہے جیسا کہ دفتر کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جماعت میں ہزاروں احمدی بہنیں ایسی ہیں اور ہزاروں احمدی بچے اور نوجوان ایسے ہیں اور ہزاروں احمدی بالغ مرد ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھا ہی نہیں۔ اور اس کی برکات سے وہ واقف ہی نہیں اسلام کی ضرورتوں سے وہ آگاہ ہی نہیں۔ ان ضرورتوں کے پیش نظر ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ اس سے غافل ہیں پس تحریک جدید کے دفتر سوم کی طرف خصوصاً احمدی مستورات اور عموماً وہ تمام احمدی مرد اور بچے اور نوجوان جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنی ذمہ واریوں کو نبھانے کی کوشش کریں۔" (الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

پھر اس سلسلہ میں ایک باقاعدہ مہم جاری کرنے کے لئے ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ :۔

"چاہیئے کہ ہر فرد جماعت جو دفتر اوّل یا دوم میں شامل نہیں ہو سکا۔ اب دفتر سوم میں شامل ہونے کی جلد از جلد سعادت حاصل کرے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس غرض کے لئے زیادہ جدوجہد کریں اور امراء صاحبان پورا پورا تعاون فرماویں"

(الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۶ء)

دفتر سوم کے پانچویں سال کا آغاز ابھی ہوا ہے۔ سال چہارم جو ختم ہوا ہے اس کی کل آمد ۲۲۰۰۰ روپے ہے۔ اور چندہ دہندگان کی تعداد پانچ ہزار ہے جن میں بیس فیصد مستورات ہیں۔ یعنی اندازاً ایک ہزار۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت حال تسلی بخش نہیں ہے احباب جماعت بالخصوص جماعتوں کے امراء صاحبان کو اس طرف خاص اور پوری توجہ کرنی چاہیئے۔

احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے وقف جدید کی تحریک

وقف جدید کی تحریک سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ تحریک ہے جس کا دائرہ عمل اندرون پاکستان کے دیہاتی علاقے ہیں تا اللہ تعالےٰ کا پیغام گوشے گوشے میں پہنچ جائے معلمین وقف جدید نظامت ارشاد کی زیر نگرانی یہ بابرکت کام سرانجام دے رہے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے اس سلسلہ میں خاص تحریک جاری کی ہے۔ حضور نے ماں باپ کو بچوں کی دینی تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا :۔

"اگر تم احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پل رہے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کر دیں کہ وہ کم از کم اٹھنی ماہوار خدا تعالےٰ کی راہ میں وقف جدید کے کاموں کے لئے خود جماعت کو پیش کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ ان بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے"۔

(الفضل ۱۱ فروری ۱۹۶۸ء)

اس پاک تحریک سے اصل مقصد احمدی بچوں کی تربیت ہے۔ حضور نے خود فرمایا ہے۔

"ہماری جماعت میں امیر بھی ہیں اور غریب بھی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر بچہ اٹھنی دے۔ مگر یہ ضرور کہتا ہوں کہ ہر بچہ جتنا دے سکتا ہے ضرور دے۔ اگر وہ دھیلا دے سکتا ہے اگر وہ پیسہ دے سکتا ہے۔ اگر وہ ایک آنہ دے سکتا ہے۔ دونی دے سکتا ہے، چونی دے سکتا ہے تو اتنا اس کو ضرور دینا چاہیئے ورنہ آج اس کے دل میں اسلام کی محبت کا وہ بیج نہیں بویا جائے گا۔ جو بڑے ہو کر درخت بنتا اور شیریں پھل لاتا ہے"۔

(الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

پس چندہ وقف جدید میں احمدی بچوں اور احمدی بچیوں کی شمولیت اس لئے ضروری ہے۔ کہ یہ ان ہونہار وں کی روحانی تربیت کا ذریعہ ہے۔ اور انہیں مستقبل میں دین کا سپاہی بنانے کا موجب ہے۔ اس سے احباب کرام اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو ماں باپ اس بارے میں ابھی تک غفلت برت رہے ہیں۔ وہ اپنی اولادوں پر کتنا ظلم کر رہے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اس بابرکت تحریک سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔

بدرسوم کے خلاف جہاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۷ء کے وسط میں بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا اور تمام احمدیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

الف۔ "میں ہر احمدی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں اس پاکیزگی کو قائم کرنے کے لئے جس پاکیزگی کے قیام کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ بدعات اور بدرسم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے"۔

(الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۶۷ء)

ب۔ "ایک ... احمدی پر ... [illegible]

کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کرکے بد رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔"

(الفضل ۲؍ جولائی ۱۹۶۷ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک بھی پنپ رہی ہے۔ جو بدعت کے کام یا جو بد رسوم جماعت کے بعض طبقوں میں راہ پا رہی تھیں ان کا سدِّباب کیا جا رہا ہے۔ اس بارے میں مستورات میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مد ظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیرِ نگرانی قابلِ تعریف کام ہو رہا ہے۔

مجالس موصیان کی تحریک

رسالہ الوصیۃ کے اغراض و مقاصد "تعلیم کی سکیم کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک تحریک قیام مجالس موصیان فرمائی ہے۔ جن میں سے ہر مجلس کا صدر ہوگا۔ حضور نے فرمایا:۔

"اس صدر کی زیرِ نگرانی ان تمام امور کو بجا لائیں۔ جو الوصیت کی رُو سے قرآنی تعلیم پر عمل اور اس کی کما حقہ اشاعت کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتے ہیں۔"

(الفضل مورخہ ۵؍ اگست ۱۹۶۹ء)

لیکن یہ تحریک اپنے مقاصد کی پوری وضاحت کے لحاظ سے ابھی نا تمام ہے۔ حضور نے خود اعلان فرمایا ہے کہ

"کچھ عرصہ ہوا کہ موصیوں اور موصیات کی تنظیم قائم کی گئی تھی۔ اور میرا ارادہ تھا کہ بعض کام اس تنظیم کے سپرد کروں۔ لیکن کچھ روکیں بیچ میں پیدا ہوتی رہیں اور صرف تنظیم ہی قائم ہوئی۔ خدا چاہتا ہے کہ یہ تنظیم قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے سے اپنا کام شروع کرے۔"

(الفضل ۱۰؍ اپریل ۱۹۶۹ء)

تحریکِ استغفار

تزکیہ نفس نبوت و خلافت کا بنیادی نصب العین ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں متعدد تحریکات فرمائی ہیں۔ آپ نے ایک تحریک استغفار فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے ذمہ تمام دنیا میں اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنا ہے۔ اتنی بڑی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری تمام بشری کمزوریاں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر کے نیچے دبی رہیں۔ اور ان کا ظہور نہ ہو۔ اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کے تمام مرد اور تمام خواتین جن کی عمر ۲۵ سال سے اوپر ہے۔ وہ دن میں کم از کم سو بار، جن کی عمر ۲۵ اور ۱۵ سال کے درمیان ہے۔ وہ دن میں ۳۳ بار، جن کی عمر ۱۵ اور ۷ سال کے درمیان ہے۔ وہ دن میں گیارہ بار اور چھوٹے بچے جن کی عمر ۷ سال سے کم ہے وہ روزانہ کم از کم تین بار استغفار کیا کریں۔"

(الفضل ۲؍ جولائی ۱۹۶۸ء)

خاص دعاؤں کی تحریک

دوم۔ آپ نے بعض خاص حالات کے پیشِ نظر احباب جماعت کو بعض معیّن دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔

دعائیں: رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا"

"میں نے جماعت کو کم از کم تعداد مقرر کئے بغیر یہ تحریک کی تھی کہ یہ دعا کثرت سے پڑھیں

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ

رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔

مَیں آج ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ سال ختم ہونے والا ہے۔ دوست دعا چھوڑیں نہ بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا میں جو حالات رونما ہو رہے ہیں۔ ان کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم ان دعاؤں کو کم کرنے کی بجائے اور بھی زیادہ کریں .... مَیں آج ایک نئی دعا بھی ان دعاؤں میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ دوست اس دعا کو بھی کثرت کے ساتھ پڑھیں وہ یہ ہے۔

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔

(الفضل ۱۹؍ مارچ ۱۹۶۹ء)

(باقی)

"ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق"

بزبانِ حال محترم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مرحوم

(از مکرم مولوی ظفر محمد صاحب ظفرؔ احمد نگر)

از دستِ عقلِ خویش گرفتہ زمامِ ما
ما ساختیم عشق و جنوں را امامِ ما

ما از جہانِ سود و زیاں درگذشتہ ایم
چشمِ جہانیاں نشناسد مقامِ ما

صورت نگر زمعنئ ما بے خبر رود
یک تیغِ آبدار بدارد نیامِ ما

مجروحِ راہِ یار مقامِ شہید یافت
آمد ہمائے اوجِ سعادت بہ دامِ ما

در کاسۂ حریف بجز دُرد ہیچ نیست
صہبائے پاک و صاف بجوشد بہ جامِ ما

ما تیز رَو بہ منزلِ جاناں رسیدہ ام
اے سُست گام تیز بیا تا مقامِ ما

مُستبشرون نحن بمن لاحقٌ بنا
یا رب رساں، غریب ظفرؔ را پیامِ ما

"ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما"

ہمیشہ یاد رکھئے

-• احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا۔

-• الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

-• اسے ہمیشہ یاد رکھئے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

ماہ بماہ چندہ جات لازمی ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد) ربوہ

خدا داری چہ غم داری

از مکرم غلام رسول صاحب پنشنر۔ سابق سیکرٹری مال ملتان ڈیرہ غازیخان

انسانی زندگی مصائب سے خالی نہیں بادشاہ ہو۔ امیر ہو۔ تاجر ہو۔ یا مزدور مشکلات سب پر آتے ہیں۔ دنیا کی وضع ہی اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی بنائی ہے۔ کہ یہاں دکھ اور سکھ ساتھ ساتھ چلتے ہیں "اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا" مگر انسان بالطبع یہ چاہتا ہے کہ اس کی زندگی راحت و آرام سے گذرے اور اس پر مشکلات نہ آئیں۔ لیکن یہ الٰہی سنت کے خلاف ہے سنت اللہ اسی طرح ہے کہ دکھ کے بعد سکھ اور سکھ کے بعد دکھ ضرور آئیں گے دیکھو انسان صحت کی قدر اس وقت کرتا ہے جب بیمار ہوتا ہے۔ مال کی قدر اس وقت کرتا ہے۔ جب تہی دست ہو جاتا ہے۔ اسی طرح امن کی قدر۔ خوف کے بعد کھانے پینے کی قدر بھوک اور پیاس کے بعد۔ عزت کی قدر ذلت کے بعد اور راحت و آرام کی قدر رنج و مصیبت کے بعد ہوتی ہے۔ لیکن انسان کی خواہش یہی رہتی ہے کہ اس کی زندگی ہمیشہ سکھ اور آرام سے گذرے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "کہ جو شخص چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہو۔ کوئی ابتلاء بھی پیش نہ آئے۔ پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جائے۔ وہ ابلہ ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تو موت و حیات یعنی دکھ اور سکھ اس لئے بنائے ہیں تا تمہیں آزمائیں کہ کون نیک عمل کرتا ہے۔ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا دوسری جگہ فرمایا۔ "وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ" ایک اور جگہ فرمایا اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ پس ان سے ثابت ہے کہ انسان دنیا میں نیک کام کرنے کے لئے آیا ہے۔ اس کی آزمائش سکھ دے کر بھی ہو گی اور دکھ دے کر بھی ہو گی۔

در اصل دیکھا جائے۔ تو انسان پر دکھوں اور مصائب کا آنا اس کی اصلاح کا موجب بنتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اگر انسان کو ہر طرح کا سکھ اور آرام مل جاتے۔ تو وہ اپنا مقصد زندگی بھول جاتا ہے اور نفسانی خواہشات کی تکمیل میں لگ کر فسق و فجور کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔ پس مصائب اس لئے آتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی کمزوریوں کو دور کرے یہ حقیقت ہے کہ وہ مصیبت سے قلب میں وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ جو سینکڑوں مجاہدوں سے بھی پیدا نہیں ہوتی برسوں کے مجاہدات سے باطن کو وہ نفع نہیں پہنچتا۔ جو ایک ساعت کے حزن سے پہنچتا ہے ہر ناکامی میں ایک حکمت ہے۔ دلِ مضطر مجبوراً خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جب مصیبت آتی ہے تو انسان کی فطرت اسے اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانے پر مجبور کرتی ہے مصائب اور تکلیف کا نہ آنا۔ انسان کو سرکش اور مغرور بنا دیتا ہے اور یہ سچ ہے۔ کہ صرف راحت ہی اللہ تعالیٰ کا انعام نہیں۔ شکستگی۔ بے بسی درد و الم بھی اسی کا کرم ہے۔

در اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بندہ کا سچا مونس اور غمگسار ہے وَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ"۔ پس اس کے سوا اور کون ہے جو اس کے غم کا مداوا کرے طاقت کا سرچشمہ تو وہی ہے۔ انسان تو کسی کے کام نہیں آ سکتا وہ تو خود ضعیف اور کمزور ہے۔ پس سچی اور آخری بات تو یہ ہے کہ اگر انسان اپنا تعلق اور رشتہ اپنے رب سے مضبوط کر لے۔ یعنی اس کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دے اور اس کی نافرمانی سے بچ جائے تو وہ امن میں آ جائے اور مشکل سے بچنے کی راہ خود بخود نکل آئے۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا" دوسرے لفظوں میں انسان متقی بن جائے تو بیڑا پار ہے۔ ہر ایک غم اور اندوہ سے اسے نجات مل جائے دیکھو جب بچہ ماں کی تولیت میں ہوتا ہے تو اسے کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی ماں ہی اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اور اسے خوش رکھنے کی فکر کرتی ہے۔ وہ ان دنوں ہر غم سے بے نیاز ہوتا ہے گویا اسے غم چھوتا ہی نہیں۔ یہی حال بندہ اور اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب اس کا بندہ متقی اور صالح بن جاتا ہے۔ تو وہ اس کی تولیت میں آ جاتا ہے۔ "وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ" بندہ کی تولیت تو ناکافی اور کمزور ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تولیت میں تو کوئی خطرہ نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ہر مصیبت انسان کا امتحان لینے آتی ہے کہ اس کی ایمانی حالت کیسی ہے اور اس کا اپنے رب کے ساتھ کتنا تعلق ہے۔ اگر مشکلات نہ آئیں تو ترقیات بھی نہ ہوں کیونکہ بغیر امتحان کے ترقی نہیں ملتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد آتی ہے۔ ایمانی حالت کا پتہ اس وقت لگتا ہے۔ جب تکالیف اور مصائب آویں۔ مومن کا جوہر تو مصائب اور تکالیف میں کھلتا ہے"۔ پس مومن تو مصائب میں اپنا قدم راہ خدا میں آگے بڑھاتا ہے اور ان کو بلندیِ درجات کا سبب سمجھتا ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ بغیر مشکلات اور آزمائش میں سے گذرنے کے اللہ تعالیٰ کا وصال ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور تمام حسن کا منبع ہے۔ لہٰذا جمال کی لذتیں تو وہ لے سکتے ہیں۔ جو اس کی قیمت ادا کر سکے۔ پس قیمت جمال یار کی تو جان ہے اور اس کی راہ میں مصائب کا برداشت کرنا ہے۔ جو مصائب سے گھبراتا ہے۔ وہ جمال کی لذتوں سے کیسے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ پس جن خوش قسمت وجودوں کو وہ دل آرام۔ مصائب اور جان دینے کے بعد ہی ملا ؎

عاشق جو ہیں وہ یار کو مر مر کے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھنچے جاتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ مصائب مجھ پر آئے اس لئے جمال کی لذتیں بھی حضور کو سب سے زیادہ ملیں (اللھم صل علی محمد) پس سب سے زیادہ مصائب انبیاء پر اور ان کے بعد درجہ بدرجہ صلحاء اور اتقیاء پر آتے ہیں اور اسی لحاظ سے ان کے درجات ہیں جس کسی نے جیسا رتبہ پایا اسی نسبت سے مصائب سے گذرنے کا امتحان بھی دیا۔ پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو وفا، صدق اور اخلاص کی قدر ہے اور اسی لحاظ سے رتبے ملتے ہیں وفا کا امتحان مصائب کی بھٹی میں ڈال کر کیا جاتا ہے۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے۔ کہ اللہ ان کو نہیں ملتا جو آرام اور آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں یا جو عیش کوش ہیں بلکہ وہ تو ان کو ملتا ہے جو تہی دستانِ عشرت ہیں۔ ؎

کہ مے خواہد نگارِ من تہی دستانِ عشرت را

پس وہ یار ازلی صوفوں میں لیٹنے والوں ایرکنڈیشنڈ کوٹھیوں میں رہنے والوں اور ہر قسم کے آرام و راحت کے سامان اکٹھے کرنے کی تگ و دو میں جان ہلکان کرنے والوں کو نہیں ملا کرتا اس کے ملنے کا راستہ تو وہی ہے۔ جو ابرار و اخیار کا ہے۔ اور اسی راستہ سے اس کی تلاش ہو گی۔ اس کے بغیر کامیابی ممکن ہی نہیں۔ اگر دنیا میں آرام و راحت سے زندگی بسر کرنے کی خواہش ہے تو خیال یار کو ترک کرنا پڑے گا۔ ارشاد ربانی ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ اس میں لفظ مجاہدہ لگاتار کوشش اور مصائب کو چاہتا ہے کیونکہ اس کے بغیر منزل مراد ہاتھ میں نہیں آتی۔ صوفیاء کہتے ہیں کہ جو مزا جستجو اور تلاشِ یار میں ہے وہ وصال میں کہاں کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

لذتِ صحرا نوردی دوریِ منزل میں ہے

اور یہ صحیح ہے۔ کہ جو مزا اللہ تعالیٰ کی راہ میں رنج و غم اٹھانے کا ہے وہ راحت و آرام میں کہاں حضرت رابعہؒ سے کسی نے پوچھا۔ کہ آپ کو غم کب ہوتا ہے۔ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی غم نہ ہو۔ صحابہ کرام کی حالت پر نظر کی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ اس وقت ملا۔ جب انہوں نے خدا کی راہ میں اپنا مال و جان عزت و آبرو سب کچھ قربان کر دیا۔ اور ہر مشکل کو قبول کیا۔

پس خدا کی راہ میں بندہ کو جو مشکلات پیش آئیں چاہے مالی ہوں یا جانی۔ عزیزوں کے متعلق ہوں یا دوستوں کے متعلق۔ تو ان سے گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ ان کو اپنی ترقی کے لئے زینہ سمجھنا چاہیئے۔ مومن تو مصائب میں پڑ کر اپنا رشتہ اللہ تعالیٰ سے اور مضبوط کر لیتا ہے اور انعامات کا حقدار بنتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "مصائب اور تکالیف تو ملائکہ کا کام کرتے ہیں اور بندے کو اپنے رب سے ملاتے ہیں" ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ "ایمان کامل کا مزہ تو ہم و غم کے دنوں میں آتا ہے۔ خدا تعالیٰ جب کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ تو اس کا راستہ ابتلاؤں سے ہو کر گذرتا ہے۔ ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس وقت روح میں عجز و نیاز اور دل میں سوزش اور جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے" پھر غم نہیں رہتا سچا اور مستقل تعلق تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود بھی اکثر فرمایا کرتے تھے۔

خدا داری چہ غم داری یعنی جب خدا ہمارا ہوا تو پھر کس چیز کا غم ہے ——— پس ضروری ہے کہ انسان اپنے جذبۂ شکر گذاری پیدا کرے اور ہر حال پر راضی برضا رہے

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
〃 〃 صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
〃 〃 سید عبدالرزاق شاہ صاحب
〃 〃 مولوی سلطان محمود انور صاحب
〃 〃 چوہدری عبدالواحد صاحب
〃 〃 مرزا غلام احمد صاحب
〃 〃 ڈاکٹر محمود احمد صاحب تنزانیہ
〃 〃 حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
〃 〃 میاں غلام احمد صاحب اختر
مکرمہ محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ
〃 〃 حامدۃ البشریٰ صاحبہ
〃 〃 بیگم صاحبہ مکرم محترم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ماہ فتح (دسمبر) میں عطیہ جات بھجوائے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

	روپے
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب دہلی بذریعہ محترم جناب ظہور احمد صاحب	۲۰ — ۰۰
مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب	۸ — ۰۰
〃 نسیم فرحت ملک صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب چیف انجینئر پبلک ہیلتھ مغربی پاکستان بذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۵ — ۰۰
مکرم منیر احمد صاحب ابن محترم جناب مولانا مبشر احمد صاحب	۵ — ۰۰
مکرم محترم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب	۱۵ — ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ ملک صاحب بذریعہ جناب قریشی نورالحق صاحب تنویر	۷۰ — ۰۰
لجنہ اماء اللہ مظفر گڑھ	۱۰ — ۰۰
مکرم محترم قریشی نورالحق صاحب تنویر	۵ — ۰۰
〃 〃 ڈاکٹر عبدالشکور صاحب غنی	۳۰ — ۰۰
〃 〃 ڈاکٹر داؤد احمد صاحب تنقید رفوڈ ضلع پشاور	۲۴ — ۰۰
〃 〃 چوہدری عبدالرحمٰن صاحب باغبانپورہ لاہور	۵ — ۵۰
〃 〃 عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی	۲ — ۰۰
〃 〃 محمد یوسف صاحب مالوکے بھگت سیالکوٹ	۲۶ — ۰۰
〃 〃 مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	۱ — ۰۰
حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ	۱۰ — ۰۰
〃 〃 چوہدری حاتم علی صاحب	۳۰ — ۰۰
〃 〃 مولوی سلطان محمود صاحب	۵ — ۰۰
〃 〃 ملک رشید الدین انور صاحب چونیاں ضلع لاہور	۱ — ۰۰
جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ	۵ — ۰۰
〃 〃 غلام احمد صاحب مظفر گڑھ	۶ — ۰۰
〃 〃 افتخار احمد صاحب ہری پور ہزارہ	۱ — ۰۰
〃 〃 محمد عیسےٰ صاحب کوئٹہ	۲ — ۰۰
مکرمہ محترمہ سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ لطیف آباد حیدر آباد	۱۰ — ۰۰
دفتر لجنہ اماء اللہ	۱۰۰ — ۰۰
مکرم محترم مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب کراچی	۱۶ — ۰۰
〃 〃 چوہدری نذیر احمد صاحب منڈی بہاء الدین	۲ — ۰۰
مکرم محترم محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ	۲۳ — ۰۰
〃 〃 چوہدری مشتاق احمد صاحب	۱۰ — ۰۰
〃 〃 عبدالقادر صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۱ — ۰۰
〃 〃 ماسٹر نذیر احمد صاحب چک نمبر ۱۳۰ ش	۳۰ — ۰۰
〃 〃 ملک عبدالرب صاحب ربوہ	۵ — ۰۰
〃 〃 عبدالمالک صاحب محمد نگر لاہور	۵ — ۰۰
〃 〃 خواجہ شریف احمد صاحب دہلی گیٹ لاہور	۱ — ۰۰
〃 〃 عبدالقادر صاحب سیکرٹری رحمانپورہ لاہور	۱۱۳ — ۲۵
〃 〃 محمد آمین صاحب سیکرٹری اوکاڑہ مارکیٹ ساہیوال	۳ — ۰۰
〃 〃 حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۸ — ۰۰
〃 〃 سید مسعود مبارک صاحب	۰ — ۲۵
〃 〃 مرزا غلام احمد صاحب ربوہ انگریزی	۱ — ۰۰
مکرمہ محترمہ بشریٰ حفیظ صاحبہ بذریعہ شیخ مبارک احمد صاحب	۱۰ — ۰۰
مکرم محترم محمد عاشق صاحب ساہیوال	۱۰ — ۰۰
〃 〃 محمد یعقوب صاحب چک امیر شہر سیالکوٹ	۱۱۳ — ۰۰
〃 〃 محمد رشید ارشد صاحب نوشہرہ کینٹ	۳۰ — ۰۰
〃 〃 محمد یوسف صاحب مالوکے بھگت	۲۰ — ۷۵
〃 〃 فتح محمد صاحب امیر جماعت لاہور	۱۱۲ — ۸۰
〃 〃 شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۵۷ — ۶۲
〃 〃 ڈاکٹر محمد امیر خان صاحب زاڑ کھل آزاد کشمیر	۱ — ۰۰
〃 〃 محمد آمین صاحب اوکاڑہ ضلع ساہیوال	۱ — ۰۰
〃 〃 ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ	۲۰ — ۰۰
〃 〃 عبدالرحمان صاحب محاسب راولپنڈی	۷ — ۵۰
〃 〃 محمد عبداللہ صاحب چک ۲۷۵ ر ب لائل پور	۲۰ — ۰۰
〃 〃 ملک عبدالوہاب صاحب ربوہ	۵ — ۰۰

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ)

نصاب امتحان لجنہ مرکزیہ

معیار اوّل:-

۱ - تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے سو صفحات
۲ - دعائیں اور اسمائے الٰہی مطابق معیار دوم
۳ - سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات با ترجمہ حفظ کرنی
۴ - توضیح مرام کتاب

معیار دوم

۱ - قرآن مجید تیرھواں پارہ با ترجمہ
۲ - کتاب توضیح مرام
۳ - سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات حفظ کرنی
مندرجہ ذیل دعائیں با ترجمہ

مجلس سے اٹھنے کی دعا

ا - سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

ترجمہ:- پاک ہے تو اے اللہ اپنی خوبیوں کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

ب - لیلۃ القدر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

ترجمہ:- اے اللہ تو معاف کرنیوالا ہے معاف کرنیوالے کو دوست رکھتا ہے۔ پس مجھے معاف کر دے۔

ج - پہلے امتحان کے علاوہ مزید ۱۲۵ اسمائے الٰہی با ترجمہ یاد کئے جائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

اقوام متحدہ کے شعبہ آبادی کے تخمینہ جات

دُنیا کی شہری اور دیہی آبادی میں اضافہ کی رفتار

اقوام متحدہ کی پہلی مبسوط رپورٹ شائع ہوگئی ہے جس میں ۱۹۲۰ء سے ۲۰۰۰ء تک کی شہری اور دیہی آبادی میں اضافے کے عالمگیر تخمینہ جات پیش کئے گئے ہیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ کے شعبہ آبادی کی تیار کردہ اس ایک سو چوبیس صفحات کی رپورٹ میں جو "دُنیا کی شہری اور دیہی آبادی میں اضافہ از ۱۹۲۰ء تا ۲۰۰۰ء" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے دنیا کے زیادہ ترقی یافتہ اور کم ترقی یافتہ علاقوں کی آبادی کا تقابلی جائزہ شامل ہے دُنیا کے سب سے زیادہ گنجان آباد علاقوں کے اور بڑے ملکوں کے اعداد و شمار الگ الگ بھی دیئے گئے ہیں۔

بیس ہزار یا بیس ہزار سے زیادہ باشندوں والی آبادیوں کی رپورٹ میں "شہری آبادی" کے نام سے درج کیا گیا ہے اور اس سے کم آباد علاقوں کو "دیہات" یا "چھوٹے قصبات" کا نام دیا گیا ہے۔ پانچ لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی کو "بڑے شہروں" میں شمار کیا گیا ہے۔

اس رپورٹ کے مطابق جن آبادیوں کو سختی کے ساتھ "دیہی" کہا جا سکتا ہے ان میں اضافہ "زیادہ ترقی یافتہ" علاقوں میں رک گیا ہے اور موجودہ صدی کے ختم ہونے تک اس میں بہت زیادہ کمی ہونے کا سلسلہ جاری رہے گا اس جائزے میں درج کی ہوئی وضاحت کے مطابق "زیادہ ترقی یافتہ علاقوں کی شہری آبادی چالیس سال کی مدت میں دگنی سے بھی بڑھ گئی ہے۔ یعنی وہ جو ۱۹۲۰ء میں ۲۶ کروڑ تھی ۱۹۶۰ء میں ۵۸ کروڑ ہوگئی اور ایک بار پھر دگنی ہو جائے گی شاید ۲۰۰۰ء تک ایک ارب سولہ کروڑ ہو جائے۔

کم ترقی یافتہ علاقوں میں قطعی طور پر بیان کی جانے والی "دیہی آبادی" جو ۱۹۲۰ء میں ایک ارب آٹھ کروڑ پچاس لاکھ تھی بڑھ کر ۱۹۶۰ء میں ایک ارب ساٹھ کروڑ پچاس لاکھ ہوگئی۔ گویا ۵۰ فی صد کا اضافہ ہوا۔ اگرچہ شہروں کی نشوونما بڑی تیزی سے ہو رہی ہے پھر بھی ان خطوں کی دیہی آبادی بھی اس صدی کے آخر تک زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ بڑھتی رہے گی۔ ہو سکتا ہے کہ ۲۰۰۰ء تک دو ارب ۴۷ کروڑ ہو جائے اور ان خطوں میں "شہری" آبادی چار گنی ہوگئی ہے یعنی وہ جو ۱۹۲۰ء میں دس کروڑ تھی ۱۹۶۰ء میں اکتالیس کروڑ ہوگئی۔ اور اگر یہ تخمینہ کہ ۲۰۰۰ء میں ایک ارب ۹۳ کروڑ ہو جائے گی۔ صحیح ثابت ہوا تو اس اضافے کو پانچ گنا کہا جائے گا۔

۱۹۷۰ کے لگ بھگ جیسا کہ رپورٹ میں لکھا گیا ہے دُنیا کی آبادی میں سالانہ اضافے کی رفتار تقریباً ساڑھے چھ کروڑ پچاس لاکھ ہوگی۔ اس اضافے میں سے تقریباً ایک کروڑ ان محدود شہروں کی آبادی ہوگی جو زیادہ ترقی یافتہ علاقوں میں واقع ہیں۔ تقریباً ایک کروڑ اسی لاکھ ان محدود شہروں کی آبادی ہوگی جو کم ترقی یافتہ علاقوں میں واقع ہیں اور تقریباً تین کروڑ ستر لاکھ دیہی علاقوں اور چھوٹے چھوٹے قصبات میں ہوگی۔ جو کم ترقی یافتہ علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

مخصوص دیہی آبادی کے مقابلے میں چھوٹے قصبات کی آبادی غالباً زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے لیکن اس کی رفتار اتنی تیز نہیں ہے جتنی کہ بیس ہزار باشندوں والے محدود شہروں یا قصبات میں بڑھ رہی ہے زیادہ ترقی یافتہ علاقوں کی خالص دیہی آبادی اب گھٹ رہی ہے جب کہ کم ترقی یافتہ علاقوں میں ہر سال تقریباً تین کروڑ باشندوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

آبادی کی سالانہ رفتار

اندازے کے مطابق اضافوں کی مقدار بڑھوتری کی ان سالانہ شرحوں پر عائد ہوتی ہے:

کم ترقی یافتہ خطوں کی شہری آبادی میں ۴ء۱ فی صد کا اضافہ اور کم ترقی یافتہ خطوں کی شہری آبادی میں ۱ء۹ فی صد کا سالانہ اضافہ اور کم ترقی یافتہ خطوں کی خالص دیہی آبادی میں ۱ء۶ فی صد کا اضافہ زیادہ ترقی یافتہ خطوں کی خالص دیہی آبادی میں تقریباً ۱ء۸ فی صد سالانہ کا اضافہ ہوتا رہے گا۔

جیسا کہ رپورٹ کی بعض مزید تفصیلات میں ظاہر کیا گیا ہے مخصوص علاقوں کے ضمن میں صورت حالات زیادہ مختلف النوع ہیں۔

وہ اطلاعات جن پر یہ تخمینے منحصر ہیں، مردم شماریوں کے نتائج سے لی گئی ہیں۔ اور جہاں مردم شماری نہیں ہو سکی وہاں دوسرے ذرائع سے کام لیا گیا ہے۔ اس جائزے میں درج ہے کہ ان تخمینہ جات دنیا سامنے میں برابر رد و بدل ہوتا رہتا ہے۔ آئندہ ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۱ء میں جو بہت سی جگہ نئی مردم شماریاں ہوں گی۔ ان کی بنیاد پر مزید نظر ثانی کی جائے گی۔

رپورٹ سے بڑی حد تک یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسانی رہن سہن میں اہم تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ اس میں اعداد و شمار جمع کرنے اور ان کا خلاصہ تیار کرنے سے متعلق بعض مسائل کا بھی ذکر کیا گیا ہے جنہیں صحیح تشخیص سے قبل حل کرنا ضروری ہوگا ✤

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ
کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کے پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تا کہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

خریداران الفضل سے ضروری گزارش

خریداران الفضل کے پتہ جات کی چٹیں عنقریب دوبارہ شائع کی جا رہی ہیں۔ جن احباب نے اپنے پتہ میں کوئی درستی کروانی ہو یا اپنا پتہ تبدیل کروانا ہو تو براہ مہربانی اپنے خریداری نمبر کے حوالہ سے اطلاع دیں۔ یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات انشاء اللہ ماہ ہجرت (مئی) کے آخری جمعہ کو منعقد ہوں گے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے ابھی سے امتحانات کی تیاری کا انتظام کر دیں کہ اطفال زیادہ اچھی طرح تیاری کر کے امتحانات میں شریک ہوں۔ (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

حواسِ خمسہ کے افعال کے خلاف بات کہنے کو جھوٹ کہتے ہیں

جو شخص افعالِ خمسہ کی تردید کرتا ہے وہ دراصل اپنی تردید آپ کر رہا ہوتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ جھوٹ سے کیا مراد ہے اور اس کی کیا مضرت ہے فرماتے ہیں:-

"سچائی ایک بڑی اہمیت رکھنے والی چیز ہے۔ انبیاء نے اس پر خاص زور دیا ہے اور انسانی اخلاق کا یہ ایک بنیادی حصہ ہے مگر آج کل سیاسی اور قومی مفاد کی خاطر جھوٹ کو جھوٹ سمجھا ہی نہیں جاتا بلکہ اسے ایک نہایت ضروری چیز قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ جھوٹ فطرت کے خلاف ہے جھوٹ اس چیز کا نام ہے کہ کان نے جو کچھ سنا ہو اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں سنا۔ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہو اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں دیکھا۔ ہاتھ نے ایک چیز اٹھائی ہو لیکن انسان یہ کہہ دے کہ میرے ہاتھ نے فلاں چیز نہیں اٹھائی۔ ایک شخص کے پاؤں ایک طرف چلیں لیکن وہ کہہ دے کہ میرے پاؤں اس طرف نہیں چلے گویا انسان غیر کی نہیں اپنی تردید کرتا ہے۔ اور اس سے زیادہ فطرت کے خلاف اور کیا چیز ہوگی شبہ اس چیز میں ہو سکتا ہے جس میں قیاس کا دخل ہو۔ حواسِ خمسہ کے افعال پر شبہ نہیں کیا جا سکتا اور حواسِ خمسہ کے افعال کے خلاف بات کہنے کو جھوٹ کہتے ہیں جو شخص حواسِ خمسہ کی تردید کرتا ہے وہ گویا اپنی زبان ہاتھ پاؤں ناک اور کان کی تردید کرتا ہے اور پھر وہ اس میں سب سے زیادہ لذت محسوس کرتا ہے کہ وہ اپنے خلاف آپ گواہی دے رہا ہے۔ ایک انسان کے ہاتھ ایک چیز کو پکڑتے ہیں اور وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں پکڑی تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کہتا ہے کہ تم نے فلاں چیز نہیں پکڑی۔ ایک چیز اس کی زبان چکھتی ہے لیکن وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں چکھی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی زبان سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں چیز نہیں چکھی یا اس کے کان ایک بات سنتے ہیں اور وہ اس کا انکار کر دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کانوں سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں بات نہیں سنی۔ اب یہ کتنی مضحکہ خیز اور عجیب بات ہے۔ مگر لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور موقعہ آنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان ص۱۷۱)

بزم تاریخ تعلیم الاسلام کالج کا افتتاحی اجلاس

سال رواں کا بزم تاریخ تعلیم الاسلام کالج کا افتتاحی اجلاس ۲۷ جنوری بروز منگل بوقت ساڑھے تین بجے سہ پہر کیمسٹری تھیٹر میں منعقد ہو رہا ہے۔ محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائیں گے۔ نیز تاریخ اشاعتِ اسلام سے متعلق ملک کے بزرگ ادیب اور نامور مصنف محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کا ایک مقالہ بعنوان "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ" بھی پیش کیا جائے گا۔ اہلِ علم حضرات سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (سیکرٹری بزم تاریخ)

ربوہ میں بارش

ربوہ ۲۶ جنوری۔ پرسوں ۲۴ جنوری کی رات کو یہاں موسم سرما کی پہلی بارش ہوئی۔ رات کو خاصی دیر تک ہلکی ہلکی بارش کا سلسلہ جاری رہا مطلع ان روز سے ابر آلود ہے۔ اور فضا میں خنکی بڑھ گئی ہے۔

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کو مثیل صحابہ رضوان اللہ علیہم قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے مثیل وہ خوش نصیب بھی ہوں گے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر روحانی فرزند مسیح موعودؑ کے پیرو ہوں گے۔ وہ بھی دین کی راہ میں اسی قسم کی اور اسی رنگ میں قربانیاں پیش کریں گے۔ جس قسم کی اور جس رنگ میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے قربانیاں پیش کیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دین کی خاطر کس رنگ میں قربانیاں پیش کیں اس کا اندازہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشاد سے کیجئے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"سچا ایمان ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ رضوان علیہم اجمعین کا تھا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دے دیا اور اس کی پرواہ نہ کی۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۹۶)

ایک مومن کے نزدیک مال کی حقیقت ہی کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہ میں روک بن سکے۔

خاکسار شیخ محبوب عالم خالد
ناظر بیت المال آمد۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

محترم مولانا قریشی محمد نذیر صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت

پرنسپل و سٹاف جامعہ نصرت اور طالبات جامعہ نصرت مکرم قریشی محمد نذیر صاحب کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتی ہیں۔ اس سانحہ پر ہم آپ کی اہلیہ محترمہ بیٹی اور بیٹوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جید عالم تھے۔ سلسلہ کی دینی خدمات کے علاوہ جامعہ نصرت بھی آپ کی خدمات کی مرہونِ منت ہے۔ آپ نے دینیات کے لیکچرار کے طور پر جامعہ نصرت کی طالبات کو بڑی محنت اور شفقت سے پڑھایا۔ نہ صرف دینیات بلکہ اگر کسی دوسرے مضمون کے پڑھانے کی ضرورت پیش آئی۔ تو وہ بھی آپ نے بڑی محنت سے پڑھایا۔ یہ امر آپ کی غیر معمولی قابلیت کا آئینہ دار ہے۔ آپ ہر کام بڑی محنت اور جانفشانی سے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ ترین درجات سے نوازے آمین

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کو ۲ دسمبر ۱۹۶۹ء کو راولپنڈی میں ٹیکسی کا حادثہ پیش آیا تھا۔ سر اور ٹانگ پر شدید چوٹیں آئی تھیں۔ ڈیڑھ ماہ تک ٹانگ پر پلستر چڑھا رہا۔ اب اگرچہ پلستر اتر چکا ہے۔ لیکن علاج بدستور جاری ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے آمین

(فتح محمد خان دار النصر غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴